

اگست ۱۹۷۱ء

۹۷

جاگیرداروں، فوجیوں، زمینداروں اور طبقہ وسطی کے ملازمت پیشہ یا تجارت پیشہ مسلمانوں کے لڑکوں کی طے کی، اس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کا طبقہ عوام کا دل سے کشیدہ رہا اور اس کے دل میں کالج کی وقعت اور عظمت پیدا نہ ہو سکی۔

سرسید کی ایک اور کمزوری | انتہا پسندی کے علاوہ ان میں ایک کمزوری یہ بھی تھی کہ وہ جس شخص پر اعتماد کرتے تھے، بھرپور کرتے تھے اس سے متعلق جو کام ہوتا وہ من و عن اس کے سپرد کر کے چنت سو کر بھیڑ جاتے اور پھر اس کا احتساب یا نگرانی نہ کرتے تھے۔ اس کمزوری میں ان کی طبیعت کے علاوہ بڑا دخل ان کی غیر معمولی مصروفیت و مشغولیت کا بھی تھا۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء میں سخت المٹاک غبن کا جو واقعہ پیش آیا، وہ ان کی اسی کمزوری کا نتیجہ تھا۔ شام بیاری لال ایک شخص جو رقم کا کالیسٹہ تھا ۱۸۸۳ء میں سرسید نے اس کا تقریباً کلرک کے عہدہ پر اپنے دفتر میں کیا۔ اگرچہ اس کی تقرری کے برس ڈیڑھ برس بعد سرسید کو کسی غلطی سے یہ بات معلوم بھی ہو گئی تھی کہ یہ شخص پنجاب گورنمنٹ میں ملازم تھا اور غبن کے الزام میں نہ صرف یہ کہ ملازمت سے الگ کیا گیا، بلکہ سزا بھی بھگت چکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود سرسید نے احتیاط اور اس کی نگرانی نہیں کی اور اس پر اس درجہ اعتماد کیا کہ چک پر (جس کی کتاب سرسید کے قبضہ میں رہتی تھی) اپنی طرف سے جو رقم چاہا لکھ دیتا اور سرسید سے دستخط کرا لیتا تھا۔ غایت اعتماد کے باعث سرسید یہ دیکھتے بھی نہیں تھے کہ اس چک پر رقم کیا لکھی گئی ہے اور وہ یہ کس کام کے لیے نکالا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے ایک نہایت جبارت کا کام یہ کیا کہ کالج کا جو محفوظ سرمایہ بینک کے قبضہ میں تھا اس شخص نے اصل ذریعہ کر کے اس پر ہاتھ مارا اور ڈسٹینوں کی طرف سے ایک جعلی مختار نامہ بنا کر محفوظ سرمایہ کی ضمانت پر کالج کے نام سے دو مختار فنانسنگ سے سہولت پر پوزیشن لیا۔

اس طرح اس نے جو روپیہ غنیمت کیا اس کی مقدار ایک لاکھ چھ ہزار کے قریب تھی سرسید کے لیے یہ صدمہ جانکاہ ثابت ہوا اور وہ اس سے نہ بچ سکے۔

انڈوئی کشمکش | اسی طرح سرسید نے کالج کے پرنسپل اور اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے عہدے انگریزوں کے لیے مخصوص کیے تو وہ ان پر اعتماد بھی بہرپور کرتے تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کو کالج کے سیاہ سپید کا مالک بنا دیا تھا اور ان کے انتظام میں اگر بات ناپسندیدہ بھی ہوتی تھی تو اس کا نوٹس نہیں لیتے تھے۔ مسٹر بیک بڑی آن بان کے پرنسپل تھے ان میں اور کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے بعض ممبروں میں جن میں مولوی سیح اللہ خاں پیش پیش تھے۔ ایک مستقل کشمکش رہنے لگی۔ لیکن سرسید ان معاملات میں پرنسپل بیک کی ہی حمایت کرتے تھے۔ چنانچہ جب کشمکش بڑھی تو سرسید نے پرنسپل بیک کے مشورہ پر اس پرانی انتظامیہ کمیٹی کو معطل کر دیا اور اس کے بجائے ایک نیا بورڈ آف مینجمنٹ بنایا جس کے ممبروں میں مولوی صاحب موصوف کا نام نہیں تھا۔ سرسید کے اس فعل نے کالج کے حلقہ میں ان کے مخالفین کا ایک مستقل گروہ پیدا کر دیا۔

باقی

رہبر حج

(مولف جناب الحاج قاری محمد بشیر الدین (پنڈت ایم - ۱۷۷) جیہ ساکڑ پر مختصر رسالہ لیکن مسائل حج و متعلقات حج کے وسیع و عریض دیکھو کوزے میں بند کرنے کا مصداق ہے، آخر میں مفید اور معلومات افزا حوالہ ۱۲ نقشے - قیمت ۱۰ سواروپہ

نذوق المصنفین دہلی کے قواعد و ضوابط مفت طلب فرمائیے۔

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی

حافظ زکی الدین المنذریؒ

از مولوی محمد عبداللہ صاحب رفیق - مذوۃ المصنفین

حافظ زکی الدین منذریؒ کی مشہور و معروف کتاب التزیب والتریب کا تشریحی ترجمہ ضروری ہو گیا تھا۔ مذوۃ المصنفین نے شائع ہونے والا ہے جس سال قبل اس پر کام شروع ہو گیا تھا مگر کچھ موانع پیش آئے اور کام کر گیا اب یہ خدمت مولوی محمد عبداللہ صاحبؒ کی عمر کی عمر ہے جو کچھ اور خدمت سے یہ خدمت کر رہے ہیں زیر نظر معنون اس کتاب کا مقدمہ ہے جس میں حافظ منذریؒ اور ان کی کتاب کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ترجمان۔

نام و نسب و پیدائش | الحافظ الکبیر الامام شیخ الاسلام زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامۃ بن سعد بن سعید المنذریؒ الشافعی ثم المصریؒ الشافعی آپ کا خاندان شام سے آکر مصر میں مقیم ہو گیا تھا۔ اس لیے ان کے نام کے ساتھ الشافعی ثم المصریؒ لکھا جاتا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ بعض مؤرخین نے آپ کی پیدائش مصر کی بیان کی ہے۔

آپ یکم شعبان سن پانچ سو اکیاسی ہجری (۵۷۷ھ مطابق ۱۱۸۱ء) میں اکثر مؤرخین

کے بیان کے مطابق مصر میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم | آپ نے حصول علم کے لیے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، دمشق، حران، رام اور اسکندریہ وغیرہ اسفار کیے اور ہر جگہ کے اکابر اہل علم اور ماہرین اہل فن سے استفادہ کیا۔

اساتذہ کرام | آپ کے اساتذہ میں سب سے پہلے اتاد حدیث ابو عبداللہ الارناؤتہؒ

خود حافظ منذری نے کہا ہے "هو اهل شيوخ سمعت منه الحديث" یعنی میرے سب سے
 پہلے استاد ہیں۔ جن سے میں نے حدیث سنی۔ امام ابوالقاسم عبدالرحمان بن محمد القرظی
 علیہ الجہد بن زہیر المتوفی ۶۱۴ھ محمد بن سعید المامونی، حافظ ابوالحسن علی المقدسی
 المطہر بن ابی بکر البیہقی، ربیعہ بن الحسن بن علی الیمینی المتوفی ۶۰۹ھ، ابو عبد اللہ
 البناء المتوفی ۶۱۲ھ، الحسن بن محمد بن الحسن زین الامناء المتوفی ۶۲۴ھ، الخضر بن
 کامل، ابراہیم النیب، ابو الجود غیاث بن فارس، الحافظ جعفر بن اموسان، عمر بن طہر
 محمد بن الشریف، التاج الکندی، امام دارقطنی۔

علامہ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے محمد بن عمر بن یوسف القرظی الانصاری
 المتوفی ۶۳۱ھ اور تہذیب الدین محمد بن علی الحلبي الادیب اشاعر المتوفی ۶۴۲ھ کو بھی منذری
 کے اساتذہ میں شمار کیے ہیں۔ مورخان ابن العباد نے ابوالحسن علی ابن احمد بن عبد الواحد الفہر بن
 البخاری المتوفی ۶۹۰ھ کے حالات میں لکھا ہے کہ منذری نے ان سے روایت کی ہے۔ علامہ
 سبکی نے متعدد علماء کے حالات میں منذری کا ان سے روایت کرنا نقل کیا ہے۔ ان میں سے
 چند یہ ہیں۔ محمد بن حبیب اللہ الشیرازی المتوفی ۶۳۵ھ۔ ابراہیم بن نصر بن طاہر المصری
 الجوی المتوفی ۶۳۵ھ۔ عبد الرحمن بن محمد بن اسماعیل القرظی المصری ابن الوراق المتوفی
 ۶۱۶ھ۔ حافظ منذری کہتے ہیں کہ میں نے ان سے حدیث سنی ہے اور مرصعہ دراز تک

علامہ منذری نے ان سے روایت کی ہے

۱۔ تذرات الذہب ج ۵۔ ترجمہ محمد بن حمد۔ ج ۱ الف۔ بن حامد ابی عبد اللہ الارطانی۔
 ان کی نسبت کسی نے اربابی کسی نے ارتجائی اور کسی نے کچھ نقل کی ہے۔ ہم نے خود ابو عبد اللہ
 الارطانی کے حالات دیکھ کر اور مستند مقامات سے راجحت کر کے درست کیا ہے ۱۔ تذکرۃ الحفاظ
 تذرات الذہب وغیرہ ۲۔ بغیۃ الوعاة ۳۔ ترجمہ محمد بن عمر القرظی ۴۔ بغیۃ الوعاة ۵۔
 ترجمہ محمد بن علی وطبات الشافعیہ ج ۵۔ ۶۔ تذرات الذہب ج ۵۔ ۷۔ طبقات ابن خلیفہ ج ۲۔
 ۸۔ ایضاً ص ۱۰۲

اگست ۱۹۷۲ء

۱۰۱

فقہ حاصل کیا ہے۔ المنظر بن ابی احمد الوارانی امین الدین التبریزی المتوفی ۶۲۱ھ۔
 نجم بن ابی الفرج بن سالم الکنافی المصری المتوفی ۶۷۸ھ۔ الفقیہ ہام بن حاجی اللہ مصری
 المتوفی ۶۳۸ھ اور آپ کے اساتذہ میں موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن
 قدامة الحنبلی المقدسی المتوفی ۶۲۰ھ بھی ہیں۔

بعض محدثین سے روایت تو نہیں ہے لیکن محدثین کے طریقہ کے مطابق ان سے
 اجازت حاصل ہے مثلاً ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الحمیری الکلاعی المتوفی ۶۳۷ھ
 حافظ ذہبی نے ابو الربیع کے حالات لکھتے ہوئے منذری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ
 کتب الیٰنا بالاجازة سنة اربع عشرة یعنی ۶۱۲ھ میں انھوں نے ہمیں
 روایت حدیث کی تحریری اجازت بھیجی۔ برہان الدین ابراہیم بن المنظر الحمیری الموصلی
 المتوفی ۶۱۲ھ منذری نے ان کے متعلق لکھا ہے۔ لئامنہ اجازة یعنی ہمیں ان
 سے حدیث کی اجازت حاصل ہے۔

آپ نے قرآن مجید پڑھنے کے بعد ادب اور فقہ پڑھا اور فقہ میں یگانہ و بے مثال
 ہو گئے۔ لیکن فن حدیث آپ کی دلچسپی کا مرکز تھا اور یہی رات دن کا مشغلہ بھی اس لیے
 آپ کی ادبیت اور قہمت دب کر رہ گئی اور محدثانہ شان ہی کا غلبہ ہو گیا اور آپ
 بحیثیت محدث کے مشہور ہو گئے۔

تلامذہ و مستفیدین | آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے حفاظ حدیث اور اکابر علماء شامل
 ہیں مثلاً حافظ دمیاطی، ابن الظاہری، ابو الحسین المیمنی، ابو عبد اللہ بن القزاد، اسماعیل

لہ لیسان الفقیہ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵

بن نصر البئر، قاضی العقضاۃ تقی الدین ابن دقیق العید، العاد بن محمد الخرائی
اسحاق بن الوزیری، شیخ الاسلام حافظ عز الدین بن عبدالسلام السبی، محمد بن
ابراہیم المیدومی، احمد بن ابراہیم القرشی القاہری، اور حلال الدین احمد بن عبدالرحمن
الکندزی وغیرہم۔

حافظ منذری کا مقام | حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں ان سے اونچا
اہل علم کی نظر میں | حافظ حدیث کوئی اور نہ تھا۔ ذہبی نے ان کے نام کے ساتھ

الحافظ الکبیر الامام الثبت شیخ الاسلام کے الفاظ لکھے ہیں۔ علامہ
حلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے لکھا ہے کہ فنِ قرآن میں آپ کو کمال حاصل
تھا۔ حافظ عز الدین بن عبدالسلام جن کے متعلق حافظ ذہبی نے کہا ہے کہ درجہ
اجتہاد پر فائز تھے اور سیوطی نے جنہیں شیخ الاسلام اور سلطان العلماء کے القاب
سے یاد کیا ہے وہ منذری کا شاگرد ہونے پر فخر کرتے تھے۔ حافظ عز الدین بن عبدالسلام
فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ زکی الدین المنذری فنِ حدیث میں عظیم المثال تھے حدیث
کے صحیح و سقیم و معلول کو اچھی طرح جانتے تھے اس کے احکام و معانی اور اس کی
مشکلات کے حل کرنے میں پوری مہارت رکھتے تھے اور اس کے لغات اور ضبط الفاظ
میں کامل تھے۔ احادیث کے لفظی فروق پر گہری نظر تھی۔ نہایت متقی پرہیزگار اور
قانع انسان تھے۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے حدیث پڑھی ہے اور بہت کچھ
فائدہ اٹھایا ہے۔ ذہبی نے نقل کیا ہے کہ منذری بڑے عبادت گزار اور زاہد تھے۔

۱۔ سیوطی نے بغیۃ الوعاة میں ان کے حالات میں لکھا ہے قال الذہبی وکان
خصیصاً بالحافظ المنذری ۲۔ طبقات شافعیہ للسیح ج ۵ ص ۱۰۰ الفیاض ج ۵ ص ۱۰۰
۳۔ طبقات شافعیہ ج ۵ ص ۱۰۰ شذرات الذہبی ج ۵ ص ۱۰۰ من المحامز ج ۱ ص ۱۰۰

اگست ۱۹۷۲ء

۱۰۳

حافظ ابن عبدالسلام جب قاہرہ پہنچے تو حافظ منذری کی مجلس درس میں شاگردانہ شرکت کرتے تھے اور خود حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا تھا۔ یہ تو تھا حافظ عزالدین بن عبدالسلام کا اعترافِ فضل۔ اب دوسری طرف حافظ منذری کی فزردانی اور توقیر و تعظیم دیکھیے کہ۔ حافظ منذری نے حافظ ابن عبدالسلام کے مصر تشریف لانے کے بعد فتویٰ دینا چھوڑ دیا تھا اور اعلان کر دیا تھا کہ ہم فتویٰ اس وقت تک دیتے تھے جب تک حافظ ابن عبدالسلام نہیں آئے تھے۔ اب ان کے تشریف لے آنے کے بعد منصبِ فتویٰ ان ہی کے لیے مخصوص و متعین ہے۔ علامہ سیوطی نے حسن المحاضرة میں لکھا ہے کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام جب مصر پہنچے تو بالذات المندری فی الادب معہ یعنی منذری بہت زیادہ ادب و تعظیم کا معاملہ کیا۔ مشہور عالم و محدث حافظ ابن دینق العید جن کے متعلق علامہ تاج الدین سبکی نے لکھا ہے۔ بالاتفاق وہ ساتویں صدی ہجری کے محدث تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں حافظ زکی الدین المندری کو اپنے سے زیادہ متین سمجھتا ہوں۔ علامہ سیوطی نے حسن المحاضرة میں شیخ الاسلام حافظ عزالدین بن عبدالسلام کے حالات بیان کرتے ہوئے شیخ ابوالحسن شاذلی کا قول نقل کیا ہے :-

قال الشيخ ابوالحسن الشاذلي	مجھے سے کہا گیا کہ روئے زمین پر علم فقہ کی کوئی
قيل لي ما على وجه الارض مجلس	مجلس شیخ عزالدین بن عبدالسلام کی مجلس سے
في الفقه ابهى من مجلس الشيخ	بہتر نہیں ہے اور روئے زمین پر علم حدیث میں

لحسن المحاضرة ج ۱ ص ۱۲۷ ترجمہ حافظ عزالدین بن عبدالسلام۔ طبقات الشافعية للبيهي ج ۵ ص ۱۹
ترجمہ المندری ص ۱۱۸ الطبقات ص ۱۲۷ طبقات الشافعية للبيهي ج ۶ ص ۶۲ من المحاضرة ج ۱ ص ۱۲۷
حسن المحاضرة ج ۱ ص ۱۲۷

عز الدین بن عبد السلام و ماعلیٰ کوئی مجلس شیخ زکی الدین عبد العظیم (المنذری)
 وجہ الارض مجلس فی الحدیث ابھی کی مجلس سے بارونق اور عمدہ نہیں اور
 من مجلس الشیخ زکی الدین عبد تحفہ زمین پر علم حقائق و معارف کے
 العظیم و ماعلیٰ وجہ الارض مجلس لحاظ سے تمہاری مجلس سے عمدہ و بہتر
 فی علم الحقائق ابھی من مجلس کوئی مجلس نہیں ہے۔

حافظ ذہبی کے استاد حافظ عبدالمومن کہتے ہیں کہ حافظ منذری میرا استاد ہیں۔
 اقیقہ مبتدئاً و فارقتہ معیداً میں انکے پاس مبتدی کی حیثیت میں آیا تھا اور
 فاضل بن کر ان کے پاس سے نکلا۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :-

فلو بهذا الشأن حتى فاق اهل زمانه فیه فن حدیث میں منہک اور دائم الاشتغال رہے۔
 یہاں تک کہ اپنے سب ہم عمروں سے سبقت لے گئے۔

علامہ عبدالحی الکتانی (المتوفی ۱۳۸۸ھ) نے الرحمة المرسلۃ فی شان
 حدیث البسلة میں حافظ زکی الدین المنذری کی کتابوں کے متعلق علامہ جلال الدین
 سیرطی المتوفی ۹۱۱ھ کا قول نقل کیا ہے کہ :-

اذا علمت بما لحدیث اندھ فی تصانیف المنذری صاحب الترغیب والترہیب
 جب ہمیں کسی حدیث کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حافظ منذری مصنف الترغیب والترہیب
 فاروقہ مطمئن کی کسی کتاب میں ہے تو اسے بے کھچے نقل کرو۔

علمی خدمات تدریس و تصنیف | آپ کے علوم کا سمندر ہر طرف سیراب کرتا رہا۔ اور

۱۱۱۱ھ اس مقولہ کا انداز بیان بالخصوص شروع و اخیر کے جملے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ کئی
 ۱۱۱۱ھ تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱۱۱ھ ابداریۃ و النہایت ص ۱۱۱۱ھ

انتلیت الحافظ علیہ الفاضل عبدالقدوس الرفدۃ علی الاجوبۃ الفاضلۃ لا یم علیہ الخیرۃ
 (طبعة السورخ)

سکھوں ہزاروں دریا اس میں سے نکل کر عالم کو سیراب کرنے لگے۔ پہلے آپ نے کچھ عرصہ جامع ظاہری قاہرہ میں درس دیا اس کے بعد دارالحدیث الکاملیہ کی مسند درس پر جلوہ افروز ہو گئے اور مسلسل بیس سال تک کاملیہ میں درس دیتے رہے اور دور دراز کے تلمیذانِ علمِ نبوت سفر کر کے آپ کے پاس آتے رہے اور استفادہ کرتے رہے۔

درستی تدریس اور علمی اشتغال و انہماک کا یہ عالم تھا کہ درس گاہ کا ملبہ سے سولے نماز جبہ کے اور کسی کام کے لیے نہیں نکلتے تھے۔ حتیٰ کہ علامہ سبکی نے لکھا ہے کہ ان کے ایک صاحبزادے جو بڑے محدث اور فاضل تھے ان کا انتقال ہوا تو باپ (حافظ منذری) نے کالمیتہ کے اندر ہی نماز جنازہ پڑھائی اور صرف دروازے تک جنازے کے ساتھ آئے اور وہیں سے رخصت کر کے یہ کہہ کر واپس ہو گئے کہ ”جاؤ بیٹا میں نے تمہیں ہذا کے سپرد کیا۔“

مدائے سپرد کیا۔
تصانیف | آپ نے حدیث، فقہ، تاریخ، اور رجال وغیرہ پر متعدد کتابیں تصنیف
کی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) فقہ شافعی کی مشہور کتاب التنبیہ للشیخ الی اسحاق
ابراہیم بن علی الفقیہ الشیرازی ان فنی المتونی ۷۶۷ھ کی شرح۔ (۲) مختصر صحیح مسلم
ذاب صدیقی حسن خاں بھوبالیؒ نے اس کی شرح "السران الوہاب" کے نام سے لکھی ہے
اور اس مختصر صحیح مسلم پر عثمان بن عبد الملک الکردی المصری المتونی ۷۳۷ھ اور محمد بن
احمد الاسدی المتونی ۷۶۸ھ نے بھی شرح لکھی ہے۔ کتب خانہ اصفیہ حیدر آباد میں
منذری کی اس کتاب کا خط محفوظ ہے جو کہ ۹۲۳ھ کا لکھا ہوا ہے۔ (۳) مختصر سنن ابی داؤد

۱۰ طبقات ابن نفعی ج ۵ ص ۱۰۹ کشف الظنون ج ۱ ص ۳۳۲ ورنہ اسے کشف الظنون ۱۵
کہ فہرست کتب خانہ تصفیہ ج ۱ ص ۶۶۶ ہے یہ کتاب مطبع الفاری دہلی سے غایتاً
مقصود
حل سنتی الی دارالد کے حاشیہ پرشائی ہو چکی ہے۔

حافظ ابن القیم الجوزیہ شرح سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں :-

ان الحافظ زکی الدین المندری حافظ زکی الدین المندری نے اس سنن کا بڑا
قد احسن فی اختصاره فہذبتہ اچھا اختصار کیا ہے میں نے بھی اس پہنچ پر
نحو ماہذب ہدوبہ الاصل وزدت اکو مرتب و مہذب کیا ہے اور جن ملل وغیرہ پر
علیہ من الکلام علی علی سکت الخوں نے کون کیا تھا ان پر بھی کلام کیا ہے ایسے
عنہا اذ لم یکملہا۔ کہ مندری اس کو مکمل نہیں کر سکے تھے۔

کشف الظنون میں مندری کی مختصر سنن ابی داؤد کا نام المجتبیٰ نقل کیا گیا ہے۔ حافظ
ابن کثیر نے اس کے متعلق یہ لکھا ہے :- دھوا حسن اختصاراً من الاول یعنی مختصر
صحیح مسلم سے یہ مختصر سنن ابی داؤد زیادہ عمدہ ہے۔ صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے
کہ سیوطی نے مندری کی اس المجتبیٰ کی شرح بنام زہر المرہبی علی المجتبیٰ لکھی ہے
واقم طور کہتا ہے کہ ہندوستان میں جو زہر المرہبی سنن فی کے حاشیہ پر شائع ہوئی ہے
اس کا بھی پورا نام زہر المرہبی علی المجتبیٰ ہے اور وہ بھی علامہ سیوطی ہی کی تصنیف
ہے۔ لہذا اگر صاحب کشف الظنون کو اشتباہ نہیں ہوا ہے تو یہ دونوں الگ کتابیں
سمجھنی چاہئیں واللہ اعلم۔ (۱) حواشی سنن ابی داؤد۔ (۵) المعجم۔ یہ کتاب دو
جلدوں میں ہے (۶) الترغیب والترہیب (۷) کتاب الخلافات وھذا ھب
السلف۔ اس کتاب کا ذکر خود مندری نے الترغیب والترہیب کے مقدمہ میں کیا ہے
حافظ ذہبی نے جو لکھا ہے کہ وصف فی المذہب یعنی مذہب کے متعلق بھی ایک
کتاب لکھی ہے یہ غالباً اسی کتاب کی طرف اشارہ ہے (۸) التکملة لوفیات النقلة
یہ حافظ ابو سلیمان محمد بن عبد اللہ کی کتاب وفیات النقلة کا تملکہ یا منجم ہے۔

لہ کشف الظنون ۲ ص ۳۵۲ علیہ الیقین وانہایت ذکرہ الخاطی ۴ ص ۳۳۲

اگست ۱۹۷۰ء

۱۰۴

صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ میں اس کا مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ دیکھا ہے جو تین جلدوں میں تھا۔ سیوطی نے بغیۃ الوعاة کے مقدمہ میں جہاں اپنے ہاتھ کی فہرست بیان کی ہے وہاں اس کا بھی ذکر کیا ہے لکھتے ہیں: "تاریخ من دخل مصر المسمی بالکلمۃ لوفیات النقلة للمذری سیوطی نے بغیۃ الوعاة میں مختلف مقامات پر اس کا کئی ناموں سے حوالہ دیا ہے مثلاً ص ۱۳۰ پر محمد بن احمد بن عبداللہ اللخمی کے حالات میں لکھا ہے: "کذا ذکرہ المذری فی تاریخ من دخل مصر۔ اور ص ۲۰۰ پر محمد بن برکات السجیدی کے حالات میں ہے "المذری فی تاریخہ" اور صفحہ ۵ پر ابو عبد اللہ محمد بن علی السلمی الدمشقی کے حالات کے تحت اس کا نام "تاریخ مصر" ذکر کیا ہے۔ ہم نے یہاں پر یہ تنبیہ اس لیے ضروری سمجھی کہ مذری کی تصانیف میں اگر کہیں "تاریخ مصر" یا "تاریخ من دخل مصر" نظر آئے تو اس سے ان کی کوئی اور کتاب سمجھی جائے۔

(۹) ایک رسالہ (جزء) حدیث الطہور بشرط الایمان الخ کے طرق، احکام اور فوائد وغیرہ پر لکھا ہے جس کا ذکر خود حافظ مذری نے الترغیب والترہیب میں حدیث مذکورہ کے تحت کیا ہے۔

(۱۰) ایک رسالہ (جسے محدثین کی اصطلاح میں الجزء کہتے ہیں) حدیث ان من افضل ایا مکہ لیوم الجمعة الخ کے طرق پر لکھا ہے جس کا الترغیب میں اس حدیث کے تحت تذکرہ ہے۔

(۱۱) ایک رسالہ میں مصنف نے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے جن میں مختلف اعمال پر غفرلہ ما تقدّم من ذنبہ وما تأخر (اس کے کرنے والے کے اگلے

لہ کشف الظنون ص ۲۰۰ بسلاً لقارن و نیات النقلة لہ بغیۃ الوعاة ص ۱۵۰ لہ الترغیب والترہیب ص ۱۹۱۔

پچھلے تمام گناہ بخند یہ جائیں گے) کی بشارت سنائی گئی ہے۔ اس رسالہ کا ذکر کشف
الظنون میں جزء المنذری کے نام سے ہے اور علامہ عزیزی نے بھی السراج المنیر
شرح الجامع الصغير میں علمتی کے حوالہ سے حدیث من قراء اذا سلم
۱۲ امام یوم الجمعة قبل ان یتثنی رجلہ فاقمۃ الکتب الخ کے تحت منذری
کے اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۲) ایک رسالہ میں حدیث من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینہا الخ
کے طرق اور اس کی صحت و سقم کے متعلق اہل علم کی رائیں وغیرہ جمع کی ہیں۔ اس کا
تذکرہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے التلخیص المجید میں کیا ہے۔

(۱۳) تحمل الیوم واللیلۃ اس کتاب میں رات دن کے معمولات، عبادات، افکار
اور دعوات جمع کی ہیں۔ اس کتاب میں حافظ منذری نے کہا ہے کہ اس موضوع پر
اہل علم نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے بہترین کتاب امام ابو عبد الرحمن
النسائی (المتوفی ۳۳۰ھ) کی ہے اور اس سے بھی بہتر کتاب ان کے شاگرد حافظ
احمد بن محمد المعروف بابن السخی (المتوفی ۳۶۲ھ) کی ہے۔ نیز حافظ منذری لکھتے ہیں
وہر اجمع الکتب فی ہذا الفن لکنہا اس موضوع پر یہ کتاب سب سے زیادہ جامع
مطلوۃ قال محدث ۱۲۵۵ ھ لکن طویل بیت ہے اور لوگوں کی ہمتیں بہت
ضعف ہمارا لطالبین۔

اس طرح گویا منذری کی یہ کتاب ان کی التزغیب والترہیب کی طرح صرف
موتن حدیث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا تذکرہ اور مصنف کے بیان سے کتاب کا

۱۔ السراج المنیر ج ۳ ص ۳۵۵ (مطبع مینہ مصر ۱۳۱۲ھ) ۲۔ مقدمۃ لامع الدار علی جامع
النجاری ۱۵۵ از استاد محترم مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ (طباعت ثنائیہ کھنوا ۱۳۱۳ھ)

اگست ۱۹۶۲ء

۱۰۹

یہ تعارف صاحب کشف الظنون نے نقل کیا ہے۔

(۱۴) ایک رسالہ میں وہ تمام روایات جمع کی ہیں جنہیں دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اٹھانے کا ذکر ہے۔ اس رسالہ کا تذکرہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری کتاب الدعوات کے باب رفع الایدی فی الدعاء کے تحت کیا ہے لکھتے ہیں: فان فیہ احادیث کثیرۃ افہامہا اس سلسلہ میں بہت سی حدیثیں ہیں، حافظ منذری المنذری فی جزءہ نے ان کو ایک مستقل رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔

(۱۵) الغوائد المشغریۃ مؤرخ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں حمی السنتہ حسین بن مسعود الفراء البغوی کے حالات میں اس کتاب کا حوالہ دیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ میں نے اس کا قلمی نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا سوا دیکھا ہے۔ بغوی کا سن وفات ۲۵۸ھ لکھنے کے بعد ابن خلکان نے لکھا ہے کہ:-

ورایت فی کتاب الغوائد الشغریۃ اور میں نے الغوائد الشغریۃ جو حافظ
المتی جمعہا الشیخ الحافظ زکی الدین زکی الدین عبد العظیم المنذری کی تالیف ہے
عبد العظیم المنذری اندہ لوفی سنتہ اس میں دیکھا ہے کہ بغوی کی وفات سن پانچ
ست عشرۃ وخمسائۃ ومن خطہ سولہ ہجری میں ہوئی ہے، اور یہ میں نے مصنف
نقلت ہذا۔ واللہ اعلم۔ کے قلم سے لکھی ہوئی عبارت سے نقل کی ہے۔

(۱۶) کفایۃ التقویٰ و تحفۃ المؤمنین یہ رسالہ اعمال صالحہ کے اجر و ثواب کے موضوع پر ہے۔ اس کے شروع میں مصنف نے لکھا ہے:-

کشف الظنون، حرف العین ج ۲ ص ۱۳۶ لے فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۲۳ و فیات الاعیان
ج ۱ ص ۱۴۱ راقم سطور کہتا ہے کہ صحیح سن وفات ۲۵۸ھ یہ ہے جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۲
تذرات الذهب ج ۴ ص ۲۲۲ کشف الظنون ج ۲ ص ۱۳۶ وغیرہ میں ہے۔

دعوتِ یاقان ۲ خ ۱۲۱ احمد عبدالکرم میرے بھائی ابوالاحمد عبدالکرم نے مجھے غرض
 سالہ ۱۲۱۱ جے لہ کتا با فی ثواب ظاہر کی کہ میں اس کے لیے ایک سالہ اعمال کے
 ۱۲۱ اعمال و فضائل محمد و ف فضائل کے موضوع پر کچھ دلی جہیں احادیث کی
 ۱۲۱ سائنس ٹیسٹل علیہ حفظہ۔ سنی صنف کر دی گئی ہوں تاکہ آسانی سے اے حفظ کیا جائے

یہ رسالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول نماز کے بیان میں باب دوم
 روزہ کے بیان میں۔ باب سوم صدقہ (زکوٰۃ) کے بیان میں اور باب چہارم ذکر و
 دعاء اور درود شریف کے بیان میں۔ یہ رسالہ ۳۴۶۶ میں المراسل المنیرۃ کے
 مجموعہ کے ساتھ ادارۃ المطابعۃ المنیرۃ مصر سے شائع ہو چکا ہے۔
 اب تک حافظ مندری کی یہ کل سولہ تصانیف معلوم ہو چکی ہیں۔ ولعل اللہ
 محدث لحد ذلک ۲۱ م ۱۲۱۔

شعروادب عام قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص کی دل چسپی اور انہماک کسی ایک فن
 میں بڑھ جاتا ہے تو دیگر فنون خواہ وہ ان میں کتنی ہی مہارت رکھتا ہوں، دب کر
 رہ جاتے ہیں۔ حافظ مندری کے فقہ اور قرأت کے متعلق پہلے آچکا ہے اور یہی حال
 ان کے ادب اور دیگر علوم و فنون کا بھی ہوا۔ ان کے اشتغال بالحدیث نے ادب و فقہ
 تاریخ اور قرأت وغیرہ سب پر پردہ ڈال دیا۔ حافظ ذہبی اور دوسرے سوانح
 نگاروں نے ان کے متعلق ادب اور علوم عربیہ میں مہارت کا بھی ذکر کیا ہے
 علامہ سیوطی نے حسن المحاضرہ میں لکھا ہے :-

لے الرسائل المنیرۃ ج ۳ ص ۱۱۱ تا ص ۱۱۲ علامہ جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضرہ میں
 کہاں مصر کے مفتی شافعی کا ذکر کیا ہے، ان میں حافظ زکی الدین مندری کا بھی ذکر
 کیا ہے (حسن المحاضرۃ - ج ۱ ص ۱۱۱)

اگست ۱۹۷۲ء

۱۱۱

کان اماما حجة بادعا فی الفقه
والحر بیة والقراآت^۱
آپ فقہ عربیہ اور قرآن کے فنون میں بھی
امام کامل اور سند تھے۔

ابن شہبہ نے لکھا ہے :-

برع فی الحر بیة والفقه^۲
یعنی آپ فقہ اور عربیت میں بھی کمال حاصل تھا۔

علامہ سیوطی نے صوفیاء مصر کے بیان میں الامام الفقیہ الصوفی حسن بن عبد الرحیم
القنائی کے حالات کے تحت لکھا ہے کہ حافظ منذری نے ان کے بہت سے اشعار
بھی روایت کیے ہیں اور ان کی دعاؤں کے برکات بھی حاصل کیے ہیں۔

علامہ تاج الدین سبکی نے حافظ منذری کے اشعار میں سے صرف یہ دو شعر
بطور نمونہ نقل کیے ہیں :-

اعل نفسك صالحا لا تحتفل
بظهور قیل فی الانام وقال

فاخلق لا یرجى اجتماع قلوبهم
لا بد من مثن علیہ وقالی

ترجمہ ماہر (۱) اپنی ذات کے لیے نیکیاں کرتے رہو اور لوگوں کی قیل و قال (کہنے سننے)
کی کچھ پروا نہ کرو۔

(۲) اس لیے کہ لوگوں سے اس بات کی کوئی توقع نہیں ہے کہ ان کے دل کسی ایک بت

پر مجتمع ہو جائیں گے (اور جب یہ نہیں ہو سکتا تو) ضروری ہے کہ کچھ تباہی و تفریق کریں اور کچھ
کشتہ چینیوں کوں۔ یعنی بقول غالب :-

غالب برانہ مانے گر بُرا کوئی کہے
ایسا بھی ہے کوئی کہ سب اچھا کہیں جے

تقویٰ و پرہیزگاری | حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ کو خدا نے تعالیٰ نے ظاہری

۱۔ حسن الحامزة السیرۃ الاممۃ شذرات الذهب ج ۱ ص ۲۳۰

۲۔ حسن الحامزة ج ۱ ص ۲۳۰

علوم میں پوری عبادت کے ساتھ ساتھ باطن کی روشنی سے بھی بھرپور حصہ عطا فرمایا تھا۔ تمام تذکرہ نویسوں نے ان کے زہد و تقویٰ کا بہت اہتمام سے ذکر کیا ہے۔ حافظ ذہبی نے لکھا ہے کان ذالک و تزہد یعنی عبادت گزار اور زاہد آدمی تھے۔ تاج الدین سبکی نے ان الفاظ کیساتھ انکے حالات لکھنا شروع کیے ہیں:-
 الحافظ الکبیر الورع الزاہد یعنی بڑے حافظ، پرہیزگار اور زاہد....
 اچھے لکھتے ہیں توحی الرحمة بذکرہ ویستندل رضی الرحمن مدعاہ عن رحمہ اللہ تعالیٰ قد اوتی بالکمیل الاوفی من الورع والتقوی۔
 یعنی ان کے تذکرے سے رحمت الہی کے نزول کی امید کی جاتی ہے۔ اور ان کی دعا کے ذریعہ خدا کی رضا حاصل کی جاتی ہے۔ آپ کو تقویٰ پر پرہیزگاری سے بھرپور حصہ ملا تھا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں داماورعہ فاشہر من ان یحکی۔
 یعنی ان کی پرہیزگاری کسی تعارف کی محتاج نہیں! ہم گزشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں مجدد عصر حافظ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ مندری کی دیانت و تقویٰ کے معترف تھے۔ حافظ دہیا طلی نے زکی الدین مندری کی پرہیزگاری اور اصیاط کا ایک چشم دید واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک بار حافظ غزری حمام سے نکلے تو گرمی کی شدت سے چل نہ سکے اور بے بس ہو کر راستہ کے کنارے ایک دکان کے قریب لیٹ گئے۔ حافظ دہیا طلی کہتے ہیں کہ دکان بند تھی۔ میں نے عرض کیا کہ محترم المقام آپ کو (بجائے نیچے زمین پر لیٹنے کے) اس دکان کے چوڑے پر بیٹھا دیتا ہوں، تو حافظ مندری نے اس شدت کی کمزوری اور غشی کے عالم

لہ تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۲۳۱ - ۲۳۲ طبقات الشافعیہ للسبکی ج ۵ ص ۱۰۱

۲۳۱ - ۲۳۲ طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۰۱ -

اگست ۱۹۶۲ء

114

جواب دیا کہ بغیر اذن صاحبہ کیوں یعنی مالک کی اجازت کے بغیر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
 دیپالی کہتے ہیں کہ باوجود کوشش کے شیخ مندری دکان کے چبوترے پر بیٹھنے کے
 لیے تیار نہیں ہوئے۔

جو شخص علوم شریعت میں شغف کے ساتھ ساتھ معرفتِ خداوندی اور عشقِ نبوی کا بھی محرم راز ہو تو دنیا میں پھر اس سے زیادہ خوش نصیب کیون ہوگا؟ حافظ منذری کو خدا تعالیٰ نے دونوں دولتوں سے خوب نوازا تھا اور اس ظاہری اشتغال بالحدیث کے ساتھ باطنی تعلق سے منذری کو احادیث کے پرکھنے میں بھی مدد ملی۔ انھوں نے حدیثوں کے متعلق فیصلہ تو انھی اصول کے تحت کیا جو علماء حدیث کے یہاں طے شدہ ہیں لیکن اپنے نورِ بصیرت سے بھی کہیں کہیں اس راہ میں انھوں نے کام ضرور لیا ہے چنانچہ اپنی اس کتاب التزعيب والتزهيب کی ایک جگہ مشہور حدیث -

اَرْضِدْ فِي الدُّنْيَا يَحِبُّكَ اللّٰهُ وَارْضِدْ نِمْا
 اَبْدِي النَّاسِ يَحِبُّكَ النَّاسُ۔

دنیا سے بے نیازی اختیار کر لو خدا کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے
 ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔

۱۵۰ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔ ابن ماجہ، طبرانی، حاکم، بیہقی، شعب الایمان، عقیلی، ابن عساکر، ابن ابی حاتم، خطیب، الولیع، ابن جان، فی الثقات، فی الضعفاء، ابوسعید، القاسم بن سلام، فی کتاب المواعظ، ابن ابی الدنیا، فی کتاب ذم الدین، عن سهل بن سعد، زوی اور عراقی نے اسے حسن کہا ہے۔ ابن جان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے مگر حافظ ابن رجب حنفی نے دلائل کے ساتھ اس سے اختلاف کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسکی حمایت میں حسن نیزہ کے الفاظ کہے جاسکتے ہیں جیسا کہ طاعنی قاری نے شرح اربعین علی اختیار کیا ہے (التزجید ج ۴ ص ۱۵۵ مشکاة بشرح المرقاة ج ۵ ص ۳۳۰ جامع صغیر بشرح السراج المنیر ج ۱ ص ۱۲۹ شرح اربعین التذویہ للقاری المہدی ص ۱۴۹ جامع العلوم والحکم لابن رجب ص ۲۸۰ المقاصد الحسنة للسخاوی ص ۲۱۰۔

نوٹ:- صاحبِ مکتوبہ نے اس حدیث میں (رضی کا بھی حوالہ دیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔